

# مسلم سلاطین کے مکاتیب

( ایک فنی جائزہ )

ڈاکٹر صبا آناقی

انشاء، مکتوب، رسالہ، کتاب، نوشتہ، ورقہ، دستور اور نامہ خط کے معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ انشاء عربی لغت ہے جس کے معنی غیاث اللغات نے پیدا کرنا اور اپنی طرف سے کچھ کہنا دیئے ہیں۔ اشرف اللغات لکھتا ہے ”فارسیان اپنی را بمعنی عبارت و طرز تحریر استعمال کنند۔ در فرہنگہای زبان اردو انشاء بمعنی لکھا جانا، کسی کے احوال لکھنا، پیدا کرنا، قائم کرنا آبرہ است۔“

سبھی جانتے ہیں کہ خط کے لئے عام مروجہ لفظ نامہ ہے اور نامہ فارسی میں اس کاغذ کو کہتے ہیں جو کسی کو لکھا جائے۔ مگر اس وقت ہمارا موضوع گفتگو وہ خط اور نامہ ہے جو مسلم سلاطین کے عہد میں عموماً اور سلاطین ہند کے دور میں خصوصاً مروج تھا۔ اسلام میں نامہ نگاری کا آغاز بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مکاتیب سے ہوا جو آپ نے بعثت کے بعد جزیرہ نمائے عرب کے ہمسایہ غیر مسلم بادشاہوں کو بھیجے۔ یہ مکاتیب فصاحت و بلاغت، اختصار، جامعیت اور اثر آفرینی کے اعتبار سے بے نظیر سمجھے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں قلم اور اس کی تحریر کی قسم کھائی گئی ہے اس سے نامہ نویسی و انشاء پر دوزی کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلامی قلمرو کی حدود وسیع ہوئیں تو فرماں روایان اسلام دور دراز کی ولایات اسلامیہ میں متعین گورنروں اور نائبوں کو وقتاً فوقتاً تحریری ہدایات بھیجنے لگے، اس

طرح اسلامی سیکرٹریٹ وجود میں آیا جس میں منشی اور قاصد وغیرہ کے عہدے قائم کئے گئے۔ اب اسلامی دفاتر میں قلم، قرطاس، مداد، مہر، دفتر، کی اصطلاحیں برتی جانے لگیں۔ اوریوں نامہ نگاری نے ایک مستقل ادارہ کی حیثیت اختیار کر لی۔

ایران میں نامہ نگاری و نامہ رسانی کا رواج ظہور اسلام سے پہلے موجود تھا جب پرچم اسلام سرزمین کیانی پر لہرانے لگا تو یہاں کے سلاطین نے سامانی دور سے لے کر قاجاری دور کے آخر تک نامہ نگاری کو ایک مستقل فن بنا دیا۔ ایرانی ادیبوں اور عالموں نے فن نامہ نویسی و دبیری پر بیسیوں کتابیں تالیف کیں۔ ان تالیفات میں منشی و دبیر کے اوصاف اور نامہ نویسی کے شرائط و آداب درج ہوئے۔ اب نامہ نگار کے لئے منشی، دبیر، کاتب، نویندہ اور مستوفی کے الفاظ استعمال ہونے لگے۔ فارسی کتابوں میں ایک مستقل باب دبیری پر مخصوص ہونے لگا۔

فن نامہ نویسی پر ایرانی مصنفین کی جو تصانیف ہمیں ملتی ہیں ان میں سے چند اہم کتابیں یہ ہیں۔

- ۱۔ چہار مقالہ۔ نامہ نویسی کے فن پر یہ پہلی فارسی کتاب ہے جسے نظامی عروضی (متوفی ۱۰۵۵ھ) نے تالیف کیا اس کا ایک مقالہ فن دبیری پر ہے۔
- ۲۔ قابوس نامہ۔ اس کا مؤلف عنصر المعالی کی کاٹوس ہے۔ قابوس نامہ کا اثنا عشر باب دبیری و نامہ نویسی کے قواعد و ضوابط کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔
- ۳۔ سیاست نامہ۔ نظام الملک کی اس تالیف کا چند حواہل باب آئین دبیری سے متعلق ہے۔

۴۔ التوسل الی الرسل۔ یہ کتاب بہائی بغدادی کی تالیف ہے اس کے شروع میں نامہ نویسی پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

۵۔ نقائس القرون۔ محسن محمود آملی (متوفی ۲۵، ۱۷۰۰) اس کا مؤلف ہے۔ کتاب کا ایک باب فن نامہ نویسی سے مخصوص ہے۔

۶۔ دستور الکاتب۔ اس کا مؤلف محمد بن ہندوشاہ ہے اور یہ ۱۷۰۵ء-۱۷۰۶ء کے درمیانی عرصہ میں تلم بند ہوئی۔

۷۔ صحیفہ شاہی۔ حسین واعظ کاشفی (متوفی ۸۸۶ھ) کی اس تالیف میں خط لکھنے کے فن پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

۸۔ مخزن الانشاء۔ یہ بھی مؤلف مذکورہ ہی کی تالیف ہے۔ اس میں ادبی انشاء پر تفصیل ملتی ہے۔

فن نامہ نگاری کی مقبولیت و رونق کا زیادہ تر انحصار حکومت کے استحکام، علم و ادب کی فراوانی، منشیوں کی موصلا افزائی اور روابط کی رنگارنگی پر ہوتا ہے۔ جب برصغیر پاک و ہند میں اسلامی حکومت قائم ہوئی تو یہاں کے مسلم سلاطین کو خط و کتابت اور مراسلت کی ضرورت پیش آئی۔ اس کے بعد مغل بادشاہوں کے عہد میں مکاتبت کو اور فروغ حاصل ہوا۔ ان حکومتوں نے مستقل سیکرٹریٹ قائم کیا جسے ادارہ دیوان کہا جانے لگا۔ زیر نظر ادارہ میں سرکاری زبان فارسی تھی۔ لہذا دربار سے وابستہ مسلم و غیر مسلم منشیوں نے اس فن پر فارسی میں متعدد بلند پایہ کتب یا دیگر چھوڑیں۔ ہم یہاں ان تصانیف میں سے چند ایک کا مختصر تعارف ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ اعجاز خسروی۔ اس کے مؤلف مشہور شاعر حضرت امیر خسرو (متوفی ۷۲۵ھ) ہیں۔ کتاب کے ابتدائی چار ابواب میں دبیری و انشاء پر دازی پر بحث کی گئی ہے۔

۲۔ مناظر الانشاء۔ یہ عماد الدین محمود گواں (متوفی ۸۸۶ھ) کی تالیف ہے۔ جس میں کلمت نگاری پر مفصل اور مفید بحث کی گئی ہے۔

۳۔ خود کاشت۔ ملا طغری مشہدی نے اس تالیف میں کتابت و نامہ نویسی

کے امر اور رموز اور قواعد و ضوابط سمجھائے ہیں۔

۴۔ داد سخن۔ یہ خان آرزو (متوفی ۸۰۹ھ) کا رسالہ ہے۔ اور اس میں خط لکھنے کے طریقے لکھے گئے ہیں۔

علاوہ انہیں حکیم یوسی کی بدیع الانشاء، ابوالقاسم خان تمکین الحسینی کی منشات، ہرکرن ملتان کی انشائے ہرکرن، محمد صالح کنبوہ لاہوری کی بہار سخن، چندر بھان برہمن کی منشات برہمن، شاہ فخر تنوچی کی جامع القوائین، شیر علی لاہوری کی انشائے فیض بخش، محمد امین کی جمع الانشاء، مولانا کمال الدین محمد کی رقعات خاتم الکلام، اور منشی شیخ یار محمد ظنڈر کی دستور الانشاء مکتوب نگاری کے فن پر مشہور تالیفات ہیں۔ جن دبیروں نے مستقل تالیفات یا دگاہ نہیں چھوڑیں ان کے مکاتیب موجود ہیں۔ اس سلسلے میں اکبر کے چیف سیکرٹری ابوالفضل علامی کا نام لیا جا سکتا ہے۔ "مکاتبات علامی" اور "رقعات ابوالفضل" نامہ نویسی میں اس کی قابلیت و مہارت پر شاہد عادل ہیں۔ اس ضمن میں ملا عبدالکریم کشمیری کی مثال بھی دی جا سکتی ہے جو نادر شاہ کا سیکرٹری اور پھر وزیر اعظم رہا۔ مندرجہ بالا تالیفات میں دبیرو نامہ نویس کی جو خصوصیات درج کی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ چاہیے کہ دبیر کریم الاصل دقیق النظر، عمیق الفکر اور مناسب الراء ہو، اسے ادب سے حصہ وافر ملا ہو۔ وہ قیاسات منطقی سے بیگانہ نہ ہو اور وہ اپنائے زمانہ کے مراتب جانتا ہو۔

۲۔ نامہ نگار کو چاہیے کہ وہ استعمال لغات کے قواعد اور ترکیب کلمات کے طرز سے آشنا ہو۔

۳۔ کاتب نگارش کی اغلاط سے پرہیز کرے اور ادراک معانی کے لئے کسی پیچیدہ و مشکل روش کو نہ اپنائے۔

۴۔ خط میں منطقی ترتیب موجود ہو۔ مقدمات و نتائج میں علت و معلول کا تعلق

بمقرر رکھا جائے۔

۵۔ منشی کا خیال مرتکز ہو، تاکہ خط میں پراگندگی راہ نہ پائے۔

۶۔ نویندہ معانی بکر اور ترکیبات نو کا استعمال خوب جانتا ہو۔

۷۔ مکتوب کے الفاظ کم ہوں اور معانی زیادہ۔ چونکہ خط اپنے لئے نہیں دوسروں کے

لئے ہوتا ہے لہذا سخن غامض سے احتراز کیا جائے۔

۸۔ خط کو استعارات، آیات قرآنی اور احادیث رسولؐ سے مزین کیا جائے۔

اب آئیے اسلامی عہد کے خطوط کی اقسام پر ایک نظر ڈالیں۔ سبھی ممالک اسلامی

کے خطوط کا جائزہ پیش کرنا ممکن نہیں۔ اس وقت ہم انہی مکاتیب پر گفتگو کریں گے جو

سلاطین ہند اور ان کے منشیوں کی طرف سے لکھے گئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مغل

بادشاہ خود شاعر، ڈاکٹری نولیس، علم کے دلدادہ اور عالموں کے سرپرست تھے۔ ان کے

عہد حکومت میں درجنوں بندیاہ کاتب و نامہ نویس پیدا ہوئے۔ اور بیسیوں کتابیں

اس فن پر لکھی گئیں۔

مسلم شاہان ہند کے مکاتیب کو سلطانیات اور اخوانیات میں تقیم کیا جاسکتا ہے۔

سلطانیات سے مراد ایسے خطوط ہیں جو سلاطین و امراء کی طرف سے ان کے ہم پایہ یا ماتحت

شخصیتوں کو بھیجے جاتے تھے۔ اخوانیات میں وہ خطوط آتے ہیں جو لوگوں کے مختلف

طبقات آپس میں ایک دوسرے کو لکھتے تھے۔

سلطانیات میں خطوط کی یہ دس اقسام شامل ہیں :-

۱۔ فرمان۔ وہ خط جو بادشاہ کی طرف سے شاہزادے یا کسی بڑے مرتبہ کے کسی افسر

کو لکھا جاتا۔

۲۔ نشان۔ ایسا خط، نشان کہلاتا تھا جو خاندان سلطنت کے کسی فرد کی طرف سے

بادشاہ کے علاوہ کسی اور کو لکھا جاتا۔

۳۔ عرضداشت - ایسا خط جسے شاہزادہ یا کوئی اور آدمی بادشاہ کے حضور بھیجتا یا شخصاً پیش کرتا۔

- ۴۔ فتح نامہ - گورنر کی طرف سے بادشاہ کو بھیجا جانے والا خط فتح نامہ کہلاتا تھا۔  
 ۵۔ حسب الحکم - یہ وہ خط ہے جسے وزیر اپنی طرف سے مگر بادشاہ کے حکم سے تحریر کرتا۔  
 ۶۔ رمز - ایسی عبارت یا جملہ جسے بادشاہ کاغذ پر لکھ کر اپنے سیکرٹری کو دے دیتا۔ پھر سیکرٹری اس رمز کی روشنی میں خط مکمل کر کے متعلقہ آدمی کو ارسال کر دیتا۔  
 ۷۔ سند - گورنر وغیرہ کی تقرری کا آرڈر سند کہلاتا تھا۔

۸۔ دستک - تاجر کو سامان تجارت لانے لے جانے کے لئے جو پروانہ راجداری سے دیا جاتا۔ اسے دستک کہتے تھے۔ دربار یا فوجی چھاؤنی میں کسی کے وارد ہونے کے اجازت نامہ کو بھی دستک ہی کہا جاتا تھا۔

۹۔ رقم - سبھی سرکاری خطوط خاص طور سے مختصر خط کو رقم کہتے تھے۔

۱۰۔ محضر - کسی مقدمہ کی وہ مفصل رپورٹ جو بادشاہ یا گورنر کو پیش کی جاتی۔

ان دس اقسام کے علاوہ اسلامی عہد میں عہد نامہ، تہنیت نامہ اور تعزیت نامہ وغیرہ کا رواج بھی رہا ہے۔ مغلوں کے عہد میں منشیوں نے خط اور فرمان حکومت کو ایک مشکل اور پیچیدہ فن بنا دیا تھا۔ اس دور کے فرامین تقرری میں بین ہاتوں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا اس کے اعتبار سے خط کے چھ اجزا ہوتے تھے۔

(الف) - خدا کی حمد و ثناء

(ب) - نبی اکرمؐ پر درود و سلام۔

(ج) - کسی خاص بہنر کی اہمیت کا اظہار۔

(د) - ان افراد کی تعریف جو کسی خاص بہنر و فن میں مہارت رکھتے ہوں۔

(ہ) - ان آدمی کا ذکر جس کے نام فرمان جاری کیا جا رہا ہو۔

(۱)۔ ہنرمند کے لئے سفارش۔

جب ۱۸۵۷ء میں آخری مغل حکمران کے سر سے تاج سلطنت برطانیہ کے اٹھائی گئی تو نے اچک لیا تو پھر نہ وہ دربار رہا نہ وہ دبیر، نہ جلال بادشاہی رہا نہ انشا پر دازوں کا ٹھاٹھ باٹھ۔ اب خط کون لکھتا اور کسے لکھا جاتا۔ انگریزی کے آنے سے خط و کتابت کا نیا نظام شروع ہوا جو آج تک ہمارے سرکاری و نیم سرکاری دفتروں اور محکموں میں جاری ہے۔ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد خط لکھنے کی صدیوں پرانی اسلامی روایت ختم ہو گئی۔ مگر برصغیر کے درجنوں مسلم والیان ریاست کے ہاں قدیم مراسلت کا سکہ ہی رواں رہا۔ مسلم بادشاہت کا پرچم سرنگوں ہوا تو مرزا غالب جیسے آزادہ و خود میں درویشوں نے اپنے دوستوں کو حکایات نئی چکاں لکھنے کی غرض سے خط لکھنے کی نئی طرح ڈالی۔ پھر تو برصغیر پاک و ہند کے ہر بڑے شاعر و ادیب اور مؤلف و محقق نے اردو میں ہزاروں مکاتیب لکھے جو ہمیشہ ادب کی جان اور ہمارے ماضی کے ترجمان رہیں گے۔